کتاب نما

Towrads Understanding the Qura'an، سیدابوالاعلیٰ مودودیؒ، انگریزی ترجمہ: ڈاکٹر ظفراسحاق انصاری۔ ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن‘ مارک فیلڈ‘ لسٹر‘ برطانیہ‘ اشاعت ۲۰۰۶ء۔ ملنے کا پتا: منشورات‘ منصورہ‘ لاہور۔ صفحات: ۴۸+۱۳۶۰۔ ہدیہ: ۱۸۰۰ روپے

بیسویں صدی میں قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر میں جو پذیرائی‘ شہرت اور مقبولیت مولانا مودودیؒ کی تفہیم القرآن (چھے جلدیں) کو حاصل ہوئی‘ وہ کسی بھی زبان میں لکھی جانے والی‘ کسی بھی تفسیر کو نصیب نہیں ہوئی۔ اس کا صرف ترجمہ مع مختصر حواشی ان کی زندگی ہی میں علیحدہ شائع کیا گیا تھا تاکہ جدید محاورے اور اسلوب کے حامل اس ترجمے اور بعض آیات/ مقامات کی مختصر تشریح سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفیض ہوسکیں۔

ڈاکٹر ظفراسحاق انصاری‘ مولاناؒ کی مکمل تفسیر کا انگریزی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں‘ جس کی اب تک سات جلدیں طبع ہوچکی ہیں اور بقیہ حصے پر کام جاری ہے۔ پیشِ نظر کتاب مولانا کے ترجمۂ قرآن اور مختصر حواشی کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہے۔ ان حواشی کا اپنا مقام ہے لیکن یہ تفہیم القرآن کا خلاصہ (abridged version) نہیں ہے جیسا کہ اس کتاب کے ٹائٹل پر درج کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کے متداول انگریزی ترجموں میں مارما ڈیوک پکتھال‘ اے جے آربیری‘ ٹی بی ارونگ‘ رچرڈ بیل‘ عبداللہ یوسف علی‘ حافظ غلام سرور اور مولوی محمد علی کے ترجمے مشہور ہوئے۔ ان میں سے بعض اپنی زبان کی وجہ سے آج کے انگریزی داں طبقے کے لیے نامانوس ہوگئے اور کچھ اظہارِ معانی کے لحاظ سے متنازع (controversial) قرار پائے۔ اس ترجمے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے معانی اور مفہوم‘ عصرِ حاضر کے ایک مُستند اور قابلِ ذکر عالم کے بیان کردہ ہیں‘ اور

اُن کا انگریزی زبان میں اظہار، ایک ایسے غیر روایتی عالمِ دین کے قلم سے ہے، جس کا تعلق، گہرا مذہبی رنگ رکھنے والے ایک جدید علمی خانوادے سے ہے۔ ڈاکٹر انصاری نے معاشیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی، اور پھر علومِ اسلام کی طرف متوجہ ہوگئے اور میک گل یونی ورسٹی سے علومِ اسلامی میں پی ایچ ڈی کی سند لی۔ بیرونِ ملک متعدد جامعات میں تدریس کے بعد وہ آج کل بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد سے منسلک ہیں۔ عربی اور انگریزی زبانوں پر ان کے یکساں عبور، نیز گہری دینی وابستگی نے اس ترجمے کو ایک منفرد حیثیت دے دی ہے۔ اس سے آج کے انگریزی خواں قاری کو قرآن کے مفہوم تک رسائی میں یقیناً مدد ملے گی۔ مثلاً وہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ (اٰل عمرٰن ۳:۱۰۳) کا ترجمہ Hold fast together the cable of Allah کرتے ہیں، جو جدید قاری کے لیے روایتی 'اللہ کی رسّی' (rope of Allah) سے زیادہ بامعنی ہے۔ مولانا مودودیؒ نے جس طرح لفظی ترجمے کے بجائے آزادانہ انداز میں قرآن مجید کی ترجمانی کی ہے، ڈاکٹر انصاری نے انگریزی میں بھی (بعض مقامات پر) مولانا کے 'ترجمے' کی پابندی نہیں کی، بلکہ اصل عربی کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ جیسے سورہ ق آیت ۳۷ میں اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَذِکْرٰی میں مولاناؒ اِنَّ کے لیے 'یقیناً' / 'بلاشبہ' کا لفظ استعمال نہیں کرتے، مگر انگریزی میں ڈاکٹر انصاری اِنَّ کا مفہوم verily سے ادا کرتے ہیں، جو اگرچہ قدیم انگریزی ہے، تاہم اس طرح آیت کی بہتر ترجمانی ہوتی ہے۔ اسی طرح اَلْقَارِعَة (القارعہ ۱:۲) کی ترجمانی 'عظیم حادثہ' سے کی گئی ہے، جب کہ The calamity (مصیبتِ عظیم) مفہوم سے قریب تر ہے، تاہم اس خوب صورت، رواں اور آسان ترجمے میں بعض جگہ عام طور پر مستعمل محاورے کے بجائے کچھ غیر مانوس (گو درست) الفاظ بھی استعمال ہوگئے ہیں، جیسے 'کھیتی' (زَرْع) کے لیے cultivation کے بجائے tilth (الفتح: ۲۹)، یا mary worship کے لیے mariolatory۔

جدید انگریزی طرزِ کلام کے مطابق قرآن مجید کا یہ 'ترجمہ' بلاشبہہ کلامِ الٰہی کی تفہیم میں ایک قابلِ ذکر اور مفید اضافہ ثابت ہوگا۔ کتاب کا عربی متن، انگریزی ٹائپ (فونٹ)، کاغذ اور طباعت نہایت نفیس اور خوب صورت ہے۔ اُمید ہے کہ یہ علمی حلقوں اور عام انگریزی خواں طبقے میں یکساں مقبول ہوگا۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن کے آئینے میں)، ڈاکٹر عبدالغفور راشد۔ ناشر: نشریات، ۴۰-اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۵۹۔ قیمت (مجلد): ۲۰۰ روپے۔

رحمتِ عالم خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر تمام کمالات وصفات کی جامع اور انسانیت وعبدیت کی منتہائے کمال ہے۔ آپؐ کی سیرتِ طیبہ ایک ایسا پاکیزہ اور ہمہ گیر موضوع ہے جس پر آج تک مختلف زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ زیرنظر کتاب اُردو زبان میں لکھی گئی کتابوں میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس میں فاضل مؤلف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے تمام پہلوؤں اور اہم واقعات کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ کتاب کے ۱۵ ابواب ہیں۔ ان میں اڑھائی سو سے زائد ضمنی عنوانات کے تحت سیرتِ طیبہ کے تمام اہم واقعات کو قرآنِ حکیم کے حوالے سے جامعیت کے ساتھ احاطۂ تحریر میں لانے کی سعی بلیغ کی گئی ہے۔ پہلے باب میں بعثتِ نبویؐ سے قبل کے ادیان و مذاہب اور دوسرے باب میں، کتبِ ساویہ میں حضورؐ کے ظہور کی پیش گوئیوں کی تفصیل ہے۔ باقی ابواب میں حضورؐ کے امتیازات (بشمول اسوۂ حسنہ)، معراج، ہجرت، معجزات، غزوات و سرایا، ازدواجی زندگی، حجۃ الوداع، سفرِ آخرت وغیرہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مؤلف کا اسلوبِ نگارش عام فہم اور دل نشین ہے۔ ان کی عرق ریزی نے کتاب کو علمی حیثیت سے اس قابل بنا دیا ہے کہ یہ ریسرچ اسکالروں کے لیے مآخذ کا کام دے سکے۔ البتہ چند مقامات نظرثانی کے محتاج ہیں، مثلاً صفحہ ۱۴۶ پر حضرت عامر بن فہیرہؓ کا ذکر نامناسب انداز میں کیا گیا ہے۔ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے، آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا شمار بڑے جلیل القدر (سابقون اوّلون) صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ سفرِ ہجرت میں ان کو بھی رسول اکرمؐ کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

صفحہ ۱۷۴ پر ابوجہل کے قاتلوں (حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ) کو 'ننھے مجاہد' بتایا گیا ہے یہ صحیح نہیں۔ حضرت معوذؓ ایک جوان بیٹی (حضرت رُبیعؓ) کے والد تھے۔ اس بیٹی کی شادی غزوۂ بدر کے چند دن بعد ہوئی۔ حضرت معاذؓ عمر میں حضرت معوذؓ سے بڑے تھے اور ۱۱ اور ۱۲ سنِ نبوت (قبل ہجرت) میں عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف عمر میں

ان دونوں سے کافی بڑے تھے اس لیے اگر انھوں نے ان دونوں کو 'لڑکے' کہہ دیا تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ دونوں 'چھوٹی عمر' کے نوجوان (یا ننھے مجاہد) تھے۔ صفحہ ۲۰۵ پر یہ جملہ وضاحت طلب ہے: ''تا آنکہ آپؐ پر قرآن نازل ہوا جو بعد میں منسوخ ہوگیا''۔ صفحہ ۳۴۱، ۳۴۲ پر سورۂ تحریم کی پہلی اور دوسری آیتوں کے نزول کا جو پس منظر بیان کیا گیا ہے، اکابر اہلِ علم نے اسے ناقابلِ اعتبار ٹھیرایا ہے (تفہیم القرآن، جلد ۶)۔ معتبر روایات کے مطابق حضورؐ نے مغافیر کے شہد کو اپنے اُوپر حرام قرار دیا تھا۔ کتاب میں اعراب اور علاماتِ اضافت کی کمی بھی محسوس ہوتی ہے۔ صفحہ ۱۴۴ پر درز کی جگہ دراز اور صفحہ ۳۳۷ پر صُلبی کے بجائے سلبی کمپوز ہوا ہے۔ اسی طرح جحش (ج ح ش) کو ہرجگہ جحش (ح ج ش) کمپوز کیا گیا ہے۔ امید ہے اگلے اڈیشن میں ان گزارشات کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔ (طالب ہاشمی)

کعبہ پر پڑی جو پہلی نظر، مرتبہ: محمد اقبال جاوید۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۳۴۔ قیمت: ۲۲۰ روپے۔

ایک مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مقام کی زیارت کرے، جس کو اللہ تعالیٰ نے مرکز عبادت قرار دیا ہے اور جو مرکز ملّت ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہزاروں برس سے سجدوں کا مرکز قرار دیا ہے۔

انسانی زندگی سفر اور عبادت کی کسی نہ کسی شکل سے عبارت ہے، لیکن وہ سفر جو کعبۃ المکرّمہ کے لیے کیا جاتا ہے اس کی حلاوت، شوق اور قلبی کیفیات کو صرف وہی جان سکتا ہے جو شعور کے ساتھ حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور عبادت کے اس مرکز کی زیارت کرتا ہے۔ ان کیفیات اور جذب دل کی فراوانیوں کو ہزاروں لوگوں نے قلم بند کیا اور اربوں انسانوں نے اپنے دل پر نقش کیا۔ زیرنظر کتاب انھی سعادت مند زائرین کی اُردو نثر و نظم میں لکھی ہوئی داستان شوق کا ایک انتخاب ہے۔ اس کتاب کی تدوین کے لیے محترم پروفیسر اقبال جاوید نے حج کے ۳۳۵ سفرناموں کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب ۵۲ افراد کی تحریروں کے صرف اس حصے کے انتخاب پر مشتمل ہے کہ جب زائر کی نظر سب سے پہلے خانہ کعبہ پر پڑی تو اُس کی قلبی کیفیات کیا تھیں۔

طویل مضامین اور بھرپور حج کے سفرناموں سے یہ منتخب کردہ چند مشک بار سطور نہ صرف اظہار و بیان کی خوب صورتی کا مرقع ہیں، بلکہ مختلف ادوار میں اور مختلف مزاجوں کے حامل ۵۲ افراد کے قلب و قلم کی وہ گواہیاں ہیں، جو اس مقدس سفر پر جانے والوں کو روشنی عطا کرتی ہیں اور جو نہیں جاسکتے اُن کے دل میں شوق کو اُبھارتی ہیں۔(سلیم منصور خالد)

سفرِ سعادت، پروفیسر محمد الطاف طاہر اعوان۔ ناشر: اذانِ سحر پبلی کیشنز، نزد منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔صفحات: ۳۹۹۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

پروفیسر الطاف طاہر اعوان اُردو زبان و ادب کے استاد ہیں اور اپنی افتادِ طبع میں بہت فعال، متحرک اور مستعد انسان ہیں۔ ایک پاکیزہ اور دردمند دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انھیں خدمتِ خلق کا وافر جذبہ بھی عطا کیا ہے، چنانچہ وہ حج بیت اللہ میں اپنی معمول کی سرگرمیوں کے ساتھ، حتی الوسع دوسروں کی مدد کرتے، ان کے کام آتے اور ان کی خدمت گزاری کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لاہور سے وہ سب سے پہلی پرواز سے براہِ راست مدینہ پہنچے تھے، اس لیے سفرنامے کے ابتدائی ابواب میں مدینۃ الرسول کا والہانہ تذکرہ قدرتی طور پر نسبتاً طویل ہے۔ان کا شعری ذوق جگہ جگہ خاص طور پر مدینہ طیبہ کے تذکرے میں نسبتاً نمایاں ہے۔ فارسی اور اُردو اشعار، زائر کی کیفیاتِ دلی کے اظہار کو پُراثر بنا دیتے ہیں۔

کتاب کی ایک خوبی مصنف کی جزئیات نگاری ہے جو گہری قوتِ مشاہدہ اور ایک مضبوط حافظے کے بغیر ممکن نہیں۔سفرنامے میں کسی نہ کسی حوالے اور حیلے بہانے مصنف کے واقف کاروں اور دُور نزدیک کے عزیزوں اور نئے پرانے دوستوں، ان کے دوستوں اور ملنے والوں کا تذکرہ غیرمتعلق لگتا ہے۔مگر وہ ان سب 'غیر متعلقات' کو، اصل موضوع سے جوڑ دینے کا فن جانتے ہیں۔ اس سے قاری کو حج بیتی پر آپ بیتی کا گمان ہوتا ہے۔

مصنف نے حجاج کرام کو پیش آنے والے مسائل کے ذکر میں شکوہ و شکایت کے بجاے صبر و شکر اور خندہ پیشانی کے ساتھ، مشکلات کو برداشت کر کے اپنے اجر و ثواب میں اضافہ کیا ہے۔ سفرسعادت ایک طرف تو مصنف کے ۴۰ روزہ سفر و مقام کی 'داستانِ جذب و شوق' ہے تو دوسری

طرف عازمین عمرہ و حج کے لیے 'ایک جامع اور مکمل راہ نما کتاب' بھی۔ طویل ہونے کے باوجود دل چسپ ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

ہدیۃ الوالدین ، ہدیۃ النساء ، حافظ مبشر حسین لاہوری۔ ناشر: مبشر اکیڈمی، لاہور۔ تقسیم کار: کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات علی الترتیب: ۲۹۲، ۴۵۲۔ قیمت علی الترتیب: ۲۳۰ روپے، ۳۳۰ روپے

فاضل مصنف جواں سال ہیں اور تحریر و تالیف میں اس قدر مگن کہ متنوع موضوعات پر ایک کے بعد ایک کتب شائع ہو کر سامنے آ رہی ہیں۔ تبصرہ نگار کے علم میں ان کی کم از کم ۲۲ کتب ہیں جو سب عام فہم ہیں، آسان زبان میں ہیں اور سب سے بڑھ کر جدید انداز سے لکھی گئی ہیں۔ ان کی کتب میں اصل ماخذ قرآن و سنت ہیں۔ مصنف کا اندازِ تحریر یا اسلوب سوال جواب کا بھی ہے اور موضوعاتی بھی۔ وہ ہر چیز کو اس انداز میں بیان کرتے ہیں کہ کتاب میں موجود علمی خزانہ موضوعات کی صورت میں قاری کے سامنے آ جاتا ہے۔ کتاب کی فہرست ہی اس قدر جامع اور مفصل ہوتی ہے کہ قاری اپنی پسند یا ضرورت کی چیز بآسانی تلاش کر کے استفادہ کر لیتا ہے۔

ہدیۃ الوالدین وعظ و تلقین کی روایتی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں والدین اور اولاد کے متنازعہ مسائل کی تفصیلات اور نزاعات کی وجوہات اور ان کے تدارک پر خصوصی روشنی ڈالی ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں ایسا منصفانہ حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ نہ تو والدین کی حق تلفی ہو اور نہ ہی اولاد پر ظلم ہو۔ جدید دور میں جو عملی مسائل پیدا ہو رہے ہیں ان سب کا احاطہ ہو گیا ہے، بلاشبہہ زیر بحث موضوع پر اُردو زبان میں یہ ایک جامع کتاب ہے اور مغربی اثرات کے تحت خاندانی نظام کو پہنچنے والے نقصانات سے بچاؤ کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہے۔

ہدیۃ النساء ...... ہمارے معاشرے میں خواتین کی ایک بڑی تعداد کو دین کا صحیح فہم حاصل نہیں ہے جس کے نتیجے میں نئی نسل بھی غیر اسلامی عقائد کے تحت پرورش پا کر جوان ہوتی ہے۔ فاضل مصنف نے اس پر نہایت تفصیل سے مواد کو یک جا کر دیا ہے۔ ابواب کے موضوعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے: ۱- عورت پیدایش و پرورش اور تعلیم و تربیت ۲- عورت کا لباس، پردہ اور

زیب و زینت ۳-عورت اور عباداتِ اسلام ۴-عورت کی ازدواجی و خانگی زندگی ۵-عورت کا دائرہ عمل اور دورِ جدید کے مسائل ۶-عورت کے بارے میں چند شبہات اور ان کا ازالہ ۷- خاتونِ اسلام اور اخلاقِ فاضلہ ۸- اسوۂ صحابیات۔ کتاب میں مغربی عورت کا حقیقی دنیا میں ایک مسلمان عورت سے موازنہ کیا گیا ہے۔(محمد الیاس انصاری)

ربٰو، زکوٰۃ اور ٹیکس، مولانا ابوالجلال ندوی، مرتبہ: یحییٰ بن زکریا صدیقی۔ ناشر: سویدا مطبوعات، ایس ون/۲/۲۷، سعود آباد، کراچی۔ ملنے کے پتے: ۱-فضلی بک، سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی۔ ۲-کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۹۸۔ قیمت: ۱۲۵ روپے۔

جب ادارہ تحقیقاتِ اسلامی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ڈائرکٹر بنایا گیا تو انھوں نے اپنی متجددانہ فکر کے تحت تجارتی سود کے حرام نہ ہونے کا اعلان کیا اور علما کو اس حوالے سے چیلنج کیا۔ مولانا ابوالجلال ندوی معروف و جید عالمِ دین تھے اور جدید و قدیم علوم پر گہری نظر رکھتے تھے۔ انھوں نے اس چیلنج کے جواب میں جو مضامین لکھے وہ اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔

کتاب کا پہلا حصہ سات مضامین پر مشتمل ہے، اس میں رِبٰو اور ربیہ، لفظ ربا اور رِبٰو کی تحقیق اور اس کے معانی و مفاہیم بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن و حدیث کی روایات، ان کے تاریخی و تدریجی نزول پر تحقیق کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ 'غیرمسلم کی رائے اور اسلام' کے عنوان پر مشتمل ہے۔ یہ مغربی فکر کی روشنی (روشن خیالی) میں دین کی من مانی تشریح کرنے والے تجدد پسندوں کے خیالات اور ان کے محاکے پر مشتمل ہے۔ تیسرے حصے کا عنوان: 'زکوٰۃ کیا، ٹیکس کیا؟' ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے اپنے ایک مضمون میں زکوٰۃ کو ٹیکس اور ٹیکس کو زکوٰۃ قرار دیا اور کہا کہ قرآن و سنت زکوٰۃ کو عبادت نہیں کہتا بلکہ فقہا نے اسے عبادت کہا ہے۔ اس حصے میں اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلام کے معاشی پروگرام میں میراث کا بھی اہم کردار ہے، لہٰذا آخر میں 'آئینِ میراث' کے عنوان سے ایک ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جو چھے مضامین پر مشتمل ہے۔ 'فرہنگ اصطلاحات و مشکل الفاظ' بہتر تفہیم اور جامعیت کا باعث ہے۔

زیرنظر کتاب اسلام کے معاشی تصورات کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اسلام پسند اور

مغرب کی اندھی تقلید کے علَم برداروں کے درمیان فکری کش مکش سے آگہی، نیز دین کے خلاف سازشیں کرنے والوں کے طریقۂ واردات کی تفہیم اور مقابلے کی حکمت عملی سامنے لاتی ہے۔(میاں محمد اکرم)

صورِ سرافیل، منیر احمد۔ ناشر: فاران اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات:۳۴۴۔ قیمت:۲۰۰ روپے۔

صُورِ سرافیل، ملک کے ایک نمایاں شاعر، جناب منیر احمد کے منظوم کلام کا مجموعہ ہے، اور اہلِ فن وفکر کے لیے لائق مطالعہ کتاب۔ ایک صحیح الفکر شاعر کے طور پر حمد، نعت، منقبت اور خانۂ کعبہ سے اپنی محبت اور لگاؤ پر مشتمل نظمیں درج ہیں۔ اس کے بعد اہم اور تاریخی صلحاے اُمت، مثلاً قائداعظم، علامہ اقبال، سید مودودی، وغیرہ کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے، اور نظموں کے اس مجموعے کا نام 'شخصیات و تحریکات' ہے۔ اگلا عنوان 'اسلام اور مسلمان' ہے، جو خاصی تعداد کی نظموں پر حاوی ہے۔ اس کے بعد سیاسیات، ادبیاتِ حاضرہ، الباقیات الصالحات، عالمِ اسلام، کیفیات اور غزلیات کے عنوانات سے نظمیں اور غزلیں شامل ہیں۔

ان کے اندازِ تحریر میں اصل بات قدرتِ اظہار ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اس میں معقولیت اور استدلال ملتا ہے، نہ کہ محض جذباتیت۔ یہ مجموعۂ کلام واقعی مسلم ذہنوں کو جھنجھوڑ کر آمادۂ کار بنانے کے لیے اپنے اندر بہت کچھ مواد رکھتا ہے۔ بجاطور پر اسے صُورِ سرافیل کا نام دیا گیا ہے۔(آسی ضیائی)

تعارف کتب

☆ حدود آرڈی ننس، حقیقت اور فسانہ، مرتبہ: ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن۔ ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے-۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔ فون: ۶۶۸۴۷۹۰۔ صفحات: ۱۱۱۔ قیمت: ۵۵ روپے۔[اپنے موضوع پر مختصر، جامع اور جدید نقطۂ نظر پر مبنی مفید کتاب۔ حدود قوانین پر جاری میڈیا مہم عروج پر ہے جو مغرب کے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ صحیح صورت حال اور وضاحت کے لیے پیش نظر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ چند موضوعات: ○ حدود آرڈی ننس ۱۹۷۰ء ○ حدود آرڈی ننس پر اعتراضات کا جائزہ ○ تحفظ نسواں بل پر علما کمیٹی کی سفارشات۔]